(٩) یٰسٓ ، ١ دفعه ـ (١٠) ص ، ١ دفعه ـ (١١) حم ، ٧ دفعه ـ
(١٢) حم عسق ، ١ دفعه ـ
(١٣) ق ، ١ دفعه ـ (١۴) ن ، ١ دفعه ـ

قرآن مجید کی ان سورتوں کے نام جن میں یه مقطعات آتے ھیں مع پاره نمبر کے درج ذیل ھیں ـ صرف سورة الشوریٰ میں دو مقطعات ھیں ـ

نمبر شمار	پاره نمبر	نام سوره	مقطعات
(١)	١	البقرة	الـم
(٢)	٣	ال عمران	الـم
(٣)	٨	اعراف	المص
(۴)	١١	یونس	آلر ا
(۵)	١١	هـود	الر
(٦)	١٢	یوسف	آلر
(٧)	١٣	الرعد	المر
(٨)	١٣	ابراهیم	آلر
(٩)	١۴ ـ ١٣	الحجر	آلر
(١٠)	١٦	مریم	کهیعص
(١١)	١٦	طه	طه
(١٢)	١٩	الشعراء	طسم
(١٣)	١٩	النمل	طس
(١۴)	٢٠	القصص	طسم
(١۵)	٢٠	العنکبوت	الـم

(۱٦)	۲۱	الروم	الـم
(۱۷)	۲۱	لقمان	الـم
(۱۸)	۲۱	السجده	الم
(۱۹)	۲۲	یٰسٓ	یسٓ
(۲۰)	۲۳	ص	ص
(۲۱)	۲۴	المومن	حـم
(۲۲)	۲۴	حم السجده	حـم
(۲۳)	۲۵	الشورٰی	حـم
(۲۴)	۲۵	الشورٰی	عسق
(۲۵)	۲۵	الزخرف	حـم
(۲٦)	۲۵	الدخان	حـم
(۲۷)	۲۵	الجا ثیه	حـم
(۲۸)	۲٦	الاحقاف	حـم
(۲۹)	۲٦	قٓ	ق
(۳۰)	۲۹	القلم	ن

ان مقطعات میں جو حروف تہجی آئے ھیں وہ پوری پوری آواز کے ساتھ پڑھے جاتے ھیں ، اور الگ الگ پڑھے جانے کی وجه سے حروف مقطعات کہلاتے ھیں ۔ اور لطف کی بات یه ھے که جس طرح مقطعات ۱۴ ھیں اسی طـرح حروف مقطعات بھی ۱۴ ھیں ۔

ا ل م ص ر ک ہ ی ع ط س ح ق ن (ا ح ر س ص ط ع ق ک ل م ن ہ ی) ۔ ۱۴ حروف اور جس تعداد میں یه حـروف مندرجه بالا ۲۹ سورتوں میں وارد ھوئے ھیں ان کا شمار درج ذیل ھے : ۔

(۱)	ا	-	۱۳ دفعه
(۲)	ح	-	۷ دفعه
(۳)	ر	-	٦ دفعه
(۴)	س	-	۵ دفعه
(۵)	ص	-	۳ دفعه
(٦)	ط	-	۴ دفعه
(۷)	ع	-	۲ دفعه
(۸)	ق	-	۲دفعه
(۹)	ک	-	۱ دفعه
(۱۰)	ل	-	۱۳ دفعه
(۱۱)	م	-	۱۷ دفعه
(۱۲)	ن	-	۱ دفعه
(۱۳)	ه	-	۲ دفعه
(۱۴)	ی	-	۲ دفعه

یه تمام حروف مقطعات سورة الفاتحه میں موجود هیں اور جو ۲۱ حروف تہجی سورة الفاتحه میں موجود هیں ان میں حروف مقطعات مندرجه ذیل ترتیب سے شامل هیں :-

حروف سورة الفاتحه - ا ب ت ح د ذ ر س ص ض ط ع غ ق ک ل م ن و ه ی - ۲۱ حروف تہجی

حـــروف مقطـعات - ا -- ح -- ر س ص - ط ع - ق ک ل م - ه ی - ۱۴ حروف

قرآن مجید کی ۲۹ سورتوں میں وهی چوده حــروف مقطعات لائے گئے هیں جن سے اکثر اوقات کلام مرکب هوا کرتا هے ۔ ان سب کو اگر ملا لیا جائے تو یه عبارت بنتی هے „ نص حکیم قاطع له سر "۔ تعداد کے لحاظ سے یه ۱۴ حروف هیں اور جمله حروف تهجی چونکه ۲۸ هیں اسلئے یه کل کے آدھے هوئے ۔ چنانچه یه حروف جو لائے گئے هیں ان حروف سے جو نهیں لائے گئے زیاده فضیلت والے گردانے جاتے هیں۔

مفسرین نے انهیں „ حروف نورانیه " کہا هے اور اسی رعایت سے باقی ۱۴ حــروف کے لئے „ حــروف ظلمانیه " کی اصطلاح تجــویز کی گئی هے ۔ ان میں سے وه ســات حروف یعنی ث ج ح ز ش ظ ف جــو حــروف مقطعات سے خارج هیں اور سورة الفاتحه مــیں بھی مــوجود نهیں انکو ظلمانیه سفلیه کہا جاتا هے ، انهیں سواقط الفاتحه بھی کہتے هیں ، اور آخری بقیه سات „ ظلمانیه عــلویه " کے نام سے موسوم کئے گئے هیں ۔

حروف مقطعات پڑھے تو جــاتے هیں لیکن ترجمے میں انکے معنی نهیں کئے جــاتے ۔ تفسیر معــارف القرآن میں مولانا مفتی محمـد شـفیع صاحب بیان کرتے هیں که بعض مفسرین نے فرمایا هے که یه ان سورتوں کے نام هیں اور بعض نے فرمایا هے که یه اســماء الهیه کے رمــوز هیں ۔ جمهور صحابه ، تابعین اور عــلماء امت کے نزدیک راجح یه هے که یه حــروف رمــوز اور اسرار هیں جن کا مطلـب سوائے خدائے تعالی کے کسی کــو معـلوم نهیں ۔ اور هو سکتا هے که رســول کریم صلی الله علیه وآله وسلم کو اسکا عــلم بطور ایک راز کے دیا گیا هو جس کی تبلیغ امت کیلئے روک دی گئی هو ۔ اسلئے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی ان حروف کی تفسیر و تشریح میں کچھ منقول نہیں ۔

تفسیر نعیمی میں ہے ، حق تو یہ ہے کہ حروف مقطعات کے معنی اللہ اور اسکے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا کوئی نہیں جانتا ۔ ہم کو چاہئیے کہ اسکے حق ہونے پر ایمان لے آئیں اور کہہ دیں کہ اسکے معنی وہ ہیں جو اللہ تعالی نے بتائے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جانے ۔ تفسیر روح البیان میں فرمایا کہ الم ان کلاموں میں سے ہے جنکے معنی کی خبر جبریل کو بھی نہیں ہوتی تھی ۔ جیسے ڈاکخانے کے ذریعے حکام کے پاس کچھ شاہی تاروں میں ایسے حروف آتے ہیں کہ جن کو خود تار لینے والا پوسٹ ماسٹر اور لانے والا تار بابو بھی نہیں سمجھتا ۔ لیکن جس حاکم کے پاس وہ تار جاتا ہے وہ اسے خوب سمجھتا ہے ۔ اس سے معلوم ہوا کہ رب تعالیٰ نے سب کچھ بتا کر حضور ﷺ کو بھیجا ورنہ آپ ان متشابہات کے معنی ہر گز نہ سمجھتے اور انکا نزول بیکار ہوتا ۔ نیز اللہ تعالی نے صلوۃ و زکوۃ وغیرہ ساری عبادات کا حکم دیا ، مگر کسی عبادت کی تفصیل بیان کی ، نہ حضور ﷺ نے پوچھا کہ زکوۃ کتنے مال سے کتنی دیں ، کب دیں اور کیسے دیں ، بلکہ بلا تامل صحابہ کو ہر حکم قرآنی کی تفصیل سمجھا دی ۔ کلمہ الم نے ہی حضورؐ کا عالم پیدا ہونا بتا دیا ، چنانچہ روایات سے ثابت ہے کہ جب کھیعص نازل ہوئی اور حضرت جبریل نے عرض کیا " کاف " تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ، میں نے جان لیا ۔ پھر عرض کیا " ھا "

فرمایا میں نے جان لیا ۔ پھر عرض کیا „ یا „ ، فرمایا میں نے جان لیا۔ پھر عرض کیا „ عین „ ، فرمایا میں نے جان لیا ۔ پھر عرض کیا „ صاد „ ، فرمایا میں نے جان لیا ۔ حضرت جبریل نے عرض کیا که آپ نے کیا جان لیا مجھے تو کچھ خبر نه ہوئی „ ۔

امام التفسیر قرطبی اپنی تفسیر میں بیان کرتے ہیں „ عامر ، شعبی، سفیان ثوری اور محدثین کی ایک جماعت نے فرمایا ہے که ہر آسمانی کتاب میں اللہ تعالی کے کچھ رموز و اسرار ہوتے ہیں ۔ اسی طرح یه حروف مقطعه قرآن میں حق تعالیٰ کا راز ہے ۔ اسلئے یه ان متشابہات میں سے ہیں جن کا علم صرف حق تعالی کو ہے ، ہمارے لئے ان پر بحث گفتگو بھی جائز نہیں ، مگر اسکے باوجود یه ہمارے فائدے سے خالی نہیں ۔ اول تو ان پر ایمان لانا پھر انکا پڑھنا ہمارے لئے کار ثواب ہے ۔ دوسرے انکے پڑھنے کے معنوی فوائد و برکات ہیں جو خواه ہمیں معلوم نه ہوں مگر غیب سے ہمیں پہنچتے ہیں ۔

حضرت صدیق اکبر ، فاروق اعظم ، عثمان غنی ، علی مرتضیٰ ، عبداللہ بن مسعود وغیرہ جمہور صحابه کا ان حروف کے متعلق یہی عقیدہ تھا که یه اللہ کے اسرار ہیں ۔ ہمیں ان پر ایمان لانا چاہیے که یه اللہ تعالی کی طرف سے آئے ہیں ۔ اور جس طرح آئے ہیں انکی تلاوت کرنی چاہیے ۔ اور معنی معلوم کرنے کی فکر میں نه پڑنا چاہئیے ۔ ابن کثیر نے بھی قرطبی وغیرہ سے نقل کر کے اسی مضمون کو ترجیح دی ہے ۔ اور بعض اکابر علماء سے جو انکے معنی منقول ہیں تو اس سے صرف تمثیل و تنبیه اور تسہیل مقصود ہے ، یه نہیں

که مراد حق تعالی یہی ھے ۔

تفسیر مظہری میں بیان کیا گیا ھے کہ امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اور ابن جریر نے بسند ضعیف بیان کیا ھے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کچھ یہودی آئے اور آپ نے انکے روبرو سورۃ البقرہ پڑھی تو انھوں نے حساب لگا کر جی ھی جی میں کچھ شمار کر کے کہا کہ ھم ایسے دین میں کیونکر داخل ھو سکتے ھیں جسکے رواج کی مدت زیادہ سے زیادہ ۷۱ برس ھے کیونکہ الٓمّٓ کے کل اعداد ابجد کے حساب سے ۷۱ ھوتے ھیں ۔ نبی کریم نے سنا تو مسکرا کر خاموش ھو گئے ۔ اس پر یہودیوں نے حضور ﷺ کی طرف متوجہ ھو کر کہا کہ کیا اسکے علاوہ کچھ اور بھی آپ پر نازل ھوا ھے ۔ فرمایا ھاں المص ۔ الر ۔ المر ۔ یہ سن کر یہود بولے کہ ابو القاسم تم نے ھم کو اشتباہ میں ڈالدیا کیونکہ المص کے عدد ۱۶۱ اور الر کے عدد ۲۳۱ اور المر کے عدد ۲۷۱ ھوتے ھیں ۔ اب ھم سخت حیران ھیں کہ کس کو لیں اور کس کو چھوڑیں ۔

اکثر مفسرین نے حروف مقطعات کو الفاظ کا قائم مقام سمجھا ھے ، اور حروف سے بامعنی الفاظ کی طرف اشارہ کرنا کوئی غیر معمولی بات نہیں ۔ یہ طریق تمام زبانوں میں مروج ھے ۔ قرآن مجید کی آیات کے نشان اور اوقاف میں تمام قراء اور حفاظ " ط " سے مطلق ۔ " ج " سے جائز وغیرہ مراد لیتے ھیں ۔ کتابت میں " ص " صلی اللہ علیہ وسلم اور " رض " رضی اللہ عنہ اور " عـ " علیہ السلام کا مخفف ھیں ۔ چنانچہ قرآن مجید میں بھی اس طریق

اختصار پر حروف مقطعات استعمال کئے گئے ھیں ۔ آجکل انگریزی زبان میں تو اسکا رواج بہت زیادہ ھے ۔ مثلاً امتحانوں کے نام جیسے «ایف اے » ۔ « بی اے » ۔ « ایم اے » ، انجمنوں کے نام جیسے واپڈا ۔ یو این او ۔ یونیسکو وغیرہ وغیرہ ۔

تفسیروں میں عموماً حروف مقطعات کے معنی نہیں کئے جاتے حالانکہ بعض صحابہ سے ثابت ھے ۔ بعض علماء نے بطریق تاویل کچھ معنی کئے ھیں اور بعض بزرگوں نے اپنی کیفیات کے مطابق بالکشف کچھ سمجھا ھے ، جس کا واقعی ھونا محل نظر ھے ، پھر بھی انھیں مختصر طور پر بیان کیا جاتا ھے :۔

۱ ۔ الم ۔ حضرت ابن عباس سے اسکے معنی « انا اللہ اعلم » مروی ھیں یعنی « میں اللہ بہت جاننے والا ھوں » ۔

۲ ۔ المص ۔ « میں اللہ بہت جاننے والا بہترین فیصلہ کرنے والا ھوں » ۔ اس مقطعہ میں « الم » کے ساتھ « ص » کا اضافہ کیا گیا ھے ، جو صادق کے قائمقام ھے ، جیسا کہ ضحاک سے روایت ہے ، یا افضل کے قائمقام « یعنی بہترین فیصلہ کرنے والا » ، جیسا کہ حضرت ابن عباس سے روایت ھے ۔

۳ ۔ الر ۔ یہ مجموعہ حروف سورہ یونس کے علاوہ چار اور سورتوں کی ابتدا میں آتا ھے ، یعنی ھود ۱۱ ۔ یوسف ۱۲ ۔ ابراھیم ۱۴ اور الحجر ۱۵ ۔ یہ حروف « انا اللہ اریٰ » کے قائم مقام ھیں یعنی « میں اللہ دیکھتا ھوں » ، جیسا کہ حضرت ابن عباس سے روایت ھے ۔

۴ ـ المر ـ المر کے معنی حضرت ابن عباس سے مروی هیں « انا الله اعلم واریٰ » ، یعنی « میں الله خوب جانتا اور دیکھتا هوں » ـ

۵ ـ کهیعص ـ حضرت ام هانی نے رسول الله صلی الله علیه وسلم سے ان حروف کے معانی کے سلسلے میں روایت کی هے که اس سے مراد اسمائے الٰهی کا ف ، ها ، عالم ، صادق هیں۔

اور ابن اثیر میں سعید بن جبیر کی تفسیر میں مذکور هے کاف ، هاء ، یمین ، عزیز ، صادق ـ چنانچه اسکے معنی کافی هادی برکت والا عالم صادق هیں ـ

٦ ـ طه ـ یعنی اے مرد (کامل) ـ بعض لغتوں میں « یا رجل » کی جگه بولا جاتا هے یعنی اے مرد ـ اور اس کے اسم نکره رکھنے میں عظمت اور کمال کی طرف اشاره هے ـ اور روح المعانی میں باب الاشاره میں هے که طه کے عدد چوده هیں اور یه مرتبه بدریه کی طرف اشاره هے ، یا یه که نور محمّدی جس کا انکار کیا جائیگا چودھویں کے چاند کی طرح اپنے کمال کو پہنچے گا ، اور یه عجیب بات هے که وه حق جو شروع میں ایک هلال کی طرح تھا ٹھیک اپنے چودھویں سال میں یوں کمال کو پہنچا که اسکی قبولیت کو استحکام حاصل هوا اور اسکے مخالفوں کی قوت و شوکت ٹوٹ گئی ـ

۷ ـ طسم ـ یه تین سورتوں کو جامع هے ـ سورة شعراء اور قصص، جو طسم سے شروع هوتی هے اور سورة نمل جو طس

سے شروع ہوتی ہے ۔ محمد بن کعب سے مروی ہے کہ طا سے مراد ذی الطول اور س سے قدوس اور م سے رحمن ہے، لیکن اگر اسمائے الٰہی کا ان حروف کو قائم مقام سمجھا جائے تو س اور م سے مراد سمیع اور علیم ہو سکتا ہے کہ یہ دو اسماء اکثر اکٹھے آتے ہیں ۔ لیکن جب ان تینوں سورتوں کے مضمون پر غور کیا جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ تینوں میں حضرت موسیٰ اور ان کے قصہ کی طرف خصوصاً توجہ دلائی ہے ، جس سے نبی کریم ﷺ کی صداقت پر روشنی پڑتی ہے ، یعنی صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ وحی جو طور سینا پر حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی قرآن کریم کے لئے بطور تمہید کے تھی ۔ چنانچہ اس مضمون کو کھول کر اس مجموعہ کی آخری سورہ القصص میں بیان کیا ہے اور اس کے پانچویں رکوع میں نہایت وضاحت سے یہ ذکر کیا ہے ۔ اس لئے ان حروف میں اشارہ اسی وحی کی طرف معلوم ہوتا ہے جو طور سینا پر حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی اور یوں طا سے مراد طور ۔ س سے مراد سینا ۔ م سے مراد موسیٰ علیہ السلام ہے ۔ گویا فرمایا ہے کہ اگر اس کتاب کی صداقت معلوم کرنا چاہتے ہو تو اس وحی پر غور کرو جو موسیٰ علیہ السلام پر طور سینا پر نازل ہوئی ۔

۸ ۔ طس ۔ طور سینا کی وحی پر غور کرو ۔

۹ ۔ یٰس ۔ اے انسان (کامل) ، حضرت ابن عباس سے اسکے

معنی „ اے انسان „ مروی ھیں ، اور بعض روایات میں ھے کہ اسکے یہ معنی لغت حبش یا لغت طے میں ھیں ، اور بعض نے اسے اسمائے اللہ یا اسمائے قرآن یا اسمائے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے کہا ھے ، اور ھو سکتا ھے کہ س مقطعات کے طور پر انسان میں سے لیا گیا ھو اور انسان کا لفظ نکرہ لانے سے آپ کے کمال انسانیت کی طرف اشارہ کرنا مقصود ھو ۔

۱۰ ۔ ص ۔ اللہ صادق ھے ۔ اسکی تفسیر ضحاک سے „ صدق اللہ„ مروی ھے ، اور بعض نے „ صدود الکفار عن القرآن „ مراد لیا ھے ، یعنی کفار کا قرآن سے رکنا ، لیکن سیاق پہلے معنی کو چاھتا ھے ۔

۱۱ ۔ حم ۔ (اللہ تعالی) بےانتہا رحم والا ھے ۔ بعض کے نزدیک اسکے معنی „ قضیٰ ما ھو کائن „ یعنی „ جو کچھ ھونے والا ھے اس کا فیصلہ ھو چکا „ ۔ اور حضرت ابن عباس سے اس کی تفسیر میں تین قول آئے ھیں ، ایک یہ کہ یہ اللہ کا اسم اعظم ھے ، دوسرا یہ کہ یہ قسم ھے ، اور تیسرا یہ کہ یہ الرحمن کے حروف ھیں ۔ اور وہ سات سورتیں جن کے ابتداء میں حم آتا ھے ، یعنی المومن ۔ حم سجدہ ۔ الشوری ۔ الزخرف ۔ الدخان ۔ الجاثیہ اور الاحقاف ، یہ آل حم یا ذوات حم کہلاتی ھیں ۔ اور ابن مسعود کا قول ھے کہ آل حم قرآن کا دیباچہ ھیں ۔

۱۲ ۔ حمٓ عسٓق ۔ (اللہ تعالی) بےانتہا رحم والا ھے ، جاننے والا

سننے والا قادر ہے ۔ مفسرین عسق کے بارے میں خاموش ہیں ۔ ابن جریر نے حذیفہ سے ایک روایت بیان کی ہے جو ان حروف کو آنے والے فتنوں پر منطبق کرتے ہیں ، اور حضرت ابن عباس سے ایک روایت بیان کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ س ہر ایک فرقہ کی عمر ہے جو ہونے والا ہے ، اور ق ہر ایک جماعت ہے جو ہونے والی ہے ۔ بعض کے نزدیک یہ حروف اسمائے الٰہی کے قائم مقام ہیں ، یعنی ع علیم ، س سمیع اور ق قادر کی جگہ ، اور پہلی آیت میں حم رحمان کی جگہ ہے ۔

۱۳ ۔ ق ۔ (اللہ سب باتوں پر) قادر ہے ۔ ق کے متعلق ابن جریر میں تین قول لکھے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ایک اسم ہے ، قرآن کے اسماء میں سے ہے ، زمین کے اردگرد ایک پہاڑ ہے ۔ مگر اس تیسری بات کو تو سیاق سے کوئی تعلق نہیں ۔ اور روح المعانی میں ایک قول نقل کیا ہے کہ جبل قاف کا (جس کے بہت طویل قصے بنائے گئے ہیں) کوئی وجود نہیں اور پہلا قول جو حضرت ابن عباس سے مروی ہے وہی صحیح ہے ۔

۱۴ ۔ ن ۔ دوات (گواہ ہے) ۔ نون کے معنی مچھلی ہیں ، اور یہاں ن کے معنی حسن اور قتادہ سے دوات مروی ہیں ، اور حضرت ابن عباس سے حوت مروی ہے اور زہری کا قول ہے کہ اس سے مراد دوات یا حوت ہوتے تو نون لکھا جاتا نہ کہ ن ۔ ابن جریر میں ایک قول مروی ہے کہ اس سے مراد

لوح نور هے یعنی نورانی تختی ـ

تفہیم القرآن جلد ۱ میں مولانا سید ابو الا علی مودودی کی رائے یہ ھے کہ جس زمانے میں قرآن مجید نازل ہوا تھا اس دور کے اسالیب بیان میں اسطرح کے حروف مقطعات کا استعمال عام طور پر معروف تھا ـ خطباء اور شعراء دونوں اس اسلوب سے کام لیتے تھے ـ چنانچہ اب بھی کلام جاھلیت کے جو نمونے محفوظ ھیں ان میں اسکی مثالیں ھمیں ملتی ھیں ـ اس استعمال عام کی وجہ سے یہ مقطعات کوئی چیستاں نہ تھے جسکو بولنے والے کے سوا کوئی نہ سمجھتا ہو بلکہ سامعین بالعموم جانتے تھے کہ ان سے مراد کیا ھے ـ یہی وجہ ھے کہ قرآن مجید کے خلاف نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ھمعصر مخالفین میں سے کسی سے بھی ایسی کوئی روایت منقول نہیں کہ انھوں نے آنحضرت سے انکے معنیٰ پوچھے ہوں ـ بعد میں یہ اسلوب عربی زبان میں متروک ہوتا چلا گیا اور اس بنا پر مفسرین کیلئے انکے معانی متعین کرنا مشکل ہو گیا لیکن یہ ظاھر ھے کہ نہ تو ان حروف کا مفہوم سمجھنے پر قرآن مجید سے ھدایت حاصل کرنے کا انحصار ھے اور نہ یہی بات ھے کہ اگر کوئی شخص انکے معنی نہ جانے گا تو اسکے راہ راست پانے میں کوئی نقص رہ جائیگا ـ لہذا ایک عام ناظر کیلئے کچھ ضروری نہیں ھے کہ وہ ان کے معانی کی تحقیق میں سرگرداں رھے ـ

یہی رائے جناب محمد علی صدیقی کاندھلوی صاحب نے اپنی تفسیر معالم القرآن میں درج کی ھے ـ

مآخذ

۱ ۔ تفسیر معارف القرآن مولفہ مولانا مفتی محمد شفیع ۔

۲ ۔ تفسیر حقانی مولفہ مولانا ابو محمد عبدالحق الحقانی دہلوی ۔

۳ ۔ تفہیم القرآن مولفہ مولانا سید ابو اعلی مودودی ۔

۴ ۔ تفسیر ابن کثیر مولفہ علامہ ابن کثیر ۔

۵ ۔ تفسیر نعیمی مولفہ علامہ احمد یار خاں نعیمی ۔

٦ ۔ فیوض القرآن مرتبہ ڈاکٹر سید حامد حسین بلگرامی ۔

۷ ۔ تفسیر مظہری مرتبہ علامہ قاضی ثنا اللہ پانی پتی ۔

۸ ۔ درس القرآن ۔ ادارہ اصلاح و تبلیغ ۔

۹ ۔ اردو دائرہ معارف مرتبہ درسی قرآن بورد ، اسلامیہ جلد ۸ ۔

۱۰ ۔ بیان القرآن مرتبہ مولانا محمد علی ۔

۱۱ ۔ مقطعات قرآنی مولفہ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل پانی پتی ۔

۱۲ ۔ معالم القرآن مولفہ محمد علی صدیقی کاندھلوی ۔

۱۳ ۔ اعداد القرآن مرتبہ مولانا ابو الکلام آزاد ۔

۱۴ ۔ ترجمان القرآن مرتبہ مولانا ابو الکلام آزاد ۔

10 b

شرعی عدالتی نظام کیلئے حوالہ کی بےمثـــل کتابیں

آیات قرآنی ، احادیث نبوی (مع ترجمہ) نظائر صحابہ اور مختلف فقہی مکاتب کی آراء سے مزین

مصادر قوانین اسلامی کا سب سے اہم سلسلہ کتب ہر جج ، قاضی ، وکیل اور قانون کے طالب عــلم کے پاس ہونا لازمی ہے

وقت کی اہم ضرورت ـ بیش قیمت اور قابل قدر

١ ـ	حدود و تعزیرات	٦٠ روپے
٢ ـ	قصاص و دیت	٥٠ روپے
٣ ـ	اصول الکرخی (استنباط قانون فقہ کے مشترک اصول)	٥ روپے
٤ ـ	ربا و مضاربت	٥٥ روپے
٥ ـ	ادب القاضی،	١١٠ روپے
٦ ـ	زکواۃ ، عشر و خراج	(زیر طبع)
٧ ـ	شفعہ و بیوع	(زیر طبع)
٨ ـ	حوالہ ، کفالہ ورہن	(زیر طبع)
٩ ـ	فقہ جعفری	(زیر طبع)

مــزید برآں

مجموعہ قوانین اسلام حصہ اول تا ششم

از ڈاکٹر جسٹس تنزیل الرحمن مکمل سیٹ ٣١٠

تاجران کتب لائبریریوں اور قانون کے طلباء کو خصوصی رعایت